سوال

(09) عشر کی تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عشر کے متعلق آپ قرآن وحدیث سے تحریر فرمادیں۔ گاؤں والے پریشان ہیں کوئی ایسا نہیں جو حل کرسکے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری یہاں آئے تھے تو موصوف کے دریافت کرنے پر بیسواں حصہ زکوۃ نکالنے کے لئے فرمایا تھا اب ہم میں بعض لوگ کہتے ہیں دسواں دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے جس طرح سونے چاندی اور مویشی کا نصاب مقرر فرمایا ہے اور ہر ایک میں بطور زکوۃ کے جتنا اور جیسا نکالنا جائز ہے اس کی بھی تعیین وتصریح فرمادی ہے اور اس کو ہمارے اختیار میں نہیں دیا کہ جتنا اور جیسا چاہیں نکالیں یا اپنی مرضی سے اس میں کمی بیشی کریں۔ اسی طرح زمین کی پیداوار سے شرعی حق نکالنے کے لئے بھی نصاب بتلادیا ہے کہ جب تک کسی کے ہاں اتنی مقدار میں غلہ کی پیداوار نہ ہو تو نکالنا واجب نہ ہوگا۔ ساتھ یہ بھی بتلادیا ہے کہ جب اتنا پیدا ہو تو کتنا نکالنا لازم ہوگا اور جتنا نکالنا لازم اور فرض ہے اتنا ہی نکالنا ہوگا۔ کمی وبیشی کا ہمیں حق نہیں ہے۔

شریعت نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: بارانی اور چاہی اگر پیدوار بارش کے پانی سے ہو تو اس میں عشر دسواں حصہ زکوۃ ادا کرنا ہوگا۔ اور اگر کنویں کے ذریعہ آب پاشی سے پیدوار ہو تو اس میں سے نصف عشر بیسواں حصہ زکوۃ میں ادا کیا جاوے گا۔ اس کے علاوہ شریعت نے بیج گوڑنا جوتنا نرانا آب پاشی کاٹنا اور ماش کرنا وغیرہ کا اعتبار عشر یا نصف عشر مقرر کرنے میں نہیں کیا اگر پانی کے علاوہ اور چیزوں کا اعتبار ہوتا فرمادیا جاتا۔ اسلامی حکومت میں جو زمین خراجی ہوتی ہے۔ اس کو اگر کوئی مسلمان خریدے یا وہ کافر مسلمان ہوجائے تو اس کو مقرر خراج کے علاوہ بارانی میں عشر اور چاہی میں نصف عشر ادا کرنا واجب ہے پیداوار میں سے خراج وضع کرنے کے بعد عشر یا نصف عشر نکالنے کی اجازت نہیں ہوتی اور نہ ہی خراج دینے کی وجہ سے دسویں یا بیسویں کے بجائے تیسواں یا چالیسواں نکالنے کی اجازت ہے۔ ٹھیک اسی طرح غیر مسلم حکومت میں مسلمان کاشتکاروں سے جو بوت مال گزاری لگان لیا جاتا ہے۔ اس کا اثر آں حضرت ﷺ کے مقرر کردہ عشر یا نصف پر نہیں پڑے گا۔ یعنی تو کل پیداوار سے لگان مال گزاری اور بوت وضع کرنے کے بعد عشر یا نصف عشر نکالنے کی اجازت ہوگی اور نہ مال گزاری اور لگان کی وجہ سے بارانی زمین کی پیدوار سے دسواں کی بجائے بیسواں اور چاہی سے بیسواں کے بجائے تیسواں اور چالیسواں نکالنا جائز ہوگا۔ آں حضرت ﷺ کو علم غیب نہیں تھا لیکن اللہ تعالی تو جانتا تھا کہ مسلمانوں پر غیر مسلم حکمران ہوں گے اور ان پر طرح طرح کے ٹیکس لگائیں گے۔ پھر کیوں نہ اپنے نبی کے ذریعہ ہم کو یہ بتادیا کہ پانی کے علاوہ ایسے ٹیکسوں کا بھی لحاظ واعتبار کرنا ہوگا۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (64)

پانی پٹا کر غلہ پیدا کرنے کے مصارف ہر جگہ یکساں نہیں کہیں کم ہیں کہیں زیادہ۔ آنحضرت ﷺ نے اس کمی بیشی کا کچھ اعتبار نہیں کیا کیوں کہ ان کا انضباط مشکل تھا۔ اس لئے مطلقا

ہر حالت میں قاعدہ کلیہ طوریسواں مقرر اور لازم کردیا۔ جس میں اب ہم کو کمی وبیشی کرنے کا حق نہیں اور بارانی زمین کی پیداوار سے ہر حال میں دسواں ہی نکالنا ہوگا۔ حضرت حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری نے اپنے مطبوعہ رسالہ میں اور ان کے شاگرد رشید اور (میرے استاد شیخ) حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری نے بھی اپنے قلمب غیر مطبوعہ رسالہ میں یہی تحریر فرمایا ہے۔ اور یہی حق ہے۔ (فتاوی علمائے اہل حدیث)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 46

محدث فتویٰ